الدرس التاسع

نواں درس

مقر الدعوة الجديدة

دعوت کا نیا ٹھکانہ

حق اور حق کو ماننے والوں کے لئے مدینہ منورہ نئ اور پُر امن پناہ گاہ بن گیا، مگر اُدھر قریشیوں نے عزم جازم کر رکھا تھا کہ مسلمانوں کو ہجرتِ مدینہ سے روکے رکھنا ہے، مہاجرین نے اس سلسلے میں قسم قسم کی تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کیں، چنانچہ مسلمان قریش کے خوف سے چھپ چھپا کر ہجرت کرتے تھے، حضرت ابو بکر صدیق بھی آپ ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کرتے رہتے تو آپ بار بار یہی کہتے: "جلدی مت کرو، شاید اللہ تعالی تم کو ساتھی عطا کردے" حتی کہ مسلمانوں کی اکثریت ہجرت کرگئی۔

- جب قریشیوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی طاقت مدینہ منورہ میں اکٹھی ہورہی ہے تو وہ بالکل پاگل ہوگئے، آپ ﷺ کی دعوت اور مقام ومرتبہ کی ترقی سے خوف کھانے لگے، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور بالآخر وہ لوگ {معاذ اللہ} رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے پر متفق ہوگئے۔ ابو جہل نے مشورہ دیا کہ ہم ہر قبیلے سے ایک کڑیل جوان کو تلوار تھمادیں، یہ سب مل کر محمد کا گھیر اؤ کرلیں اور یک بارگی حملہ کردیں {نقلِ کفر کفر نباشد}، اس طرح محمد کا خون تمام قبائل میں تقسیم ہوجائے گا اور بنو ہاشم تمام لوگوں سے تو دشمنی لینے سے رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے کافروں کی اس سازش کو آپ ﷺ کے سامنے بے نقاب کردیا، تو اللہ تعالی کی اجازت کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر کے ساتھ مل کر ہجرت کرنے کا پروگرام بنایا، رات کو حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ آپ کے بستر پر سورہیں، تاکہ لوگوں کو یہی مغالطہ رہے کہ آپ ﷺ ابھی تک گھر میں موجود ہیں۔

- سازش کرنے والے اکٹھے ہوکر آگئے، اور گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا، انہوں نے فی الواقع حضرت علی کو بستر پر موجود پایا لیکن اُن کا یقین تھا کہ یہ محمد ہی ہے، تو یہ لوگ آپ کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے، تاکہ یک بارگی آپ پر حملہ کرکے قتل کردیں، جب حضور اکرم ﷺ ان کے بیچ سے ہی نکلے جو گھیر اؤ کئے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے سروں پر مٹی چھڑک دی، چنانچہ اللہ تعالی نے ان کی نظروں کو اُچک لیا اور ان لوگوں کو آپ کی تشریف آوری کا کچھ پتا نہ چلا، اس طرح آپ ابو بکر صدیق کے ہاں پہنچ گئے، پھر دونوں اکٹھے مدینہ منورہ کی طرف نکل پڑے، اور غار ثور میں جاکر چھپ گئے۔ اُدھر قریش کے نوجون صبح تک آپ کے نکلنے کا انتظار کرتے رہے، جب صبح کو حضرت علی، آپ ﷺ کے بستر سے اٹھے تو اُن کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ انہوں نے حضرت علی سے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا کہ کہاں گئے ہیں؟ تو حضرت علی نے کچھ نہ بتایا، انہوں نے حضرت علی کو مارا، گھسیٹا لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے بعد قریش نے ہر طرف آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے آدمی روانہ کردیئے، اور جو کوئی محمد کو زندہ یا مردہ {معاذ اللہ} لے آئے اُس کے لئے سو اونٹوں کا انعام مقرر کردیا۔ آپ کو تلاش کرنے والے اس غار کے دہانے تک پہنچ گئے، جس میں آپ ﷺ اور ابو بکر پناہ لئے ہوئے تھے، اگر ان میں سے کوئی آدمی اپنے پاؤں والی جگہ کو دیکھتا تو آپ دونوں کو دیکھ لیتا، اب حضرت ابو بکر کو آپ ﷺ کے بارے میں فکر بڑھ گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا "اے ابو بکر! تمہارا کیا خیال ہے ان دونوں کے بارے میں جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہو غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ [بخاری]۔ لیکن لوگ انہیں دیکھ نہ پائے، آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی ابو بکر غار میں تین دن تک رہے، اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے، راستہ لمبا تھا، گرمی سخت تھی، دوسرے دِن شام کو ان دونوں کا گذر ایک عورت کے خیمہ کے پاس سے ہوا جسے ام معبد کہا جاتا تھا، انہوں نے عورت سے کھانا پینا طلب کیا، تو اس عورت کے پاس کچھ نہ پایا، بس ایک کمزور سی بکری تھی جو کمزور جان کی وجہ سے چراگاہ نہیں جاسکتی تھی، ایک قطرہ دودھ اُس میں نہ تھا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے، اس کے تھنوں کو چھوا تو دودھ بہہ نکلا، آپ نے اسے دوھا اور ایک بڑا برتن بھر گیا، یہ منظر دیکھ کر ام معبد ششدر رہ گئیں، سب نے سیر ہوکر پیا، پھر آپ نے دوبارہ دوہا اور برتن پھر بھر گیا، اسے اُم معبد کے پاس چھوڑ دیا اور اپنے سفر پر نکل پڑے۔

- اُدھر اہل مدینہ روزانہ مدینہ منورہ سے باہر نکل کر آپ کی آمد کا انتظار کرتے رہتے تھے جب آپ ﷺ کی تشریف آوری کا دن تھا تو سب لوگ خوشی خوشی اور مرحبا مرحبا کی صدائیں بلند کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ نے مدینہ منورہ کے جنوب میں واقع قباء میں نزول فرمایا، جہاں چار دِن ٹھہرے اور مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور اسلام میں یہ پہلی مسجد تھی۔ پانچویں روز آپ مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے، کئی انصاری صحابہ نے کوشش کی کہ آپ ﷺ کی مہمان نوازی کی سعادت حاصل کریں، یہ لوگ آپ کی اونٹنی کی مُہار پکڑ رہے تھے دوسری طرف آپ ﷺ ان لوگوں کے جذبات کا شکریہ ادا کرکے کہہ رہے تھے: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ "اسے چھوڑ دیں وہ (اپنے رب کے) حُکم کی پابند ہے"، جب اونٹنی اس جگہ پہنچی جہاں اللہ تعالی نے حکم دیا تھا تو بیٹھ گئی اور آپ ابھی اترے بھی نہیں تھے کہ دوبارہ اٹھ گئی اور آگے چل پڑی پھر پلٹ کر اپنی جگہ آگئی، اور بیٹھ گئی، اس وقت آپ ﷺ اونٹنی سے اترگئے اور یہی جگہ مسجد نبوی کے لئے منتخب ہوگئی، آپ ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری کے ہاں مہمان ٹھہرے۔

- ادھر حضرت علی نبی اکرم ﷺ کے بعد تین دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے جو جو امانتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں انہیں امانت والوں تک پلٹا دیا پھر مدینہ منورہ کو چل پڑے اور قبا میں جاکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی۔